ہفت روزہ

نگار

کراچی

بروز بدھ ۲۵ دسمبر عیدالاضحیٰ ایڈیشن ۱۹۷۴

www.wadi-e-urdu.com

بیلاگ تبصرہ

عام فلموں سے

مختلف

ایک جاسوسی فلم

ہفت روزہ نگار، کراچی
۱۹۷۴

www.wadi-e-urdu

دھماکہ

ہدایت کار :- قمر زیدی

مصنف :- ابن صفی بی اے

موسیقار :- لعل محمد اقبال

نغمہ نگار :- سرور بارہ بنکوی، ابن صفی

عکاسی :- مدن - شفقت، رشید چوہدری

صدابندی :- ہاشم قریشی

تدوین :- ظہیر مہدی

آرٹ :-

فائٹ :- زبیر

ستارے :-

دھماکہ مشہور جاسوسی ناول نگار ابن صفی کی تخلیق ہے اور اسی لئے اس فلم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں مگر ابن صفی کے پڑھنے والے دھماکہ میں اپنے محبوب کردار عمران، جولیانا۔ روشی۔ فریدی۔ حمید۔ اور جوزف وغیرہ کو نہ دیکھ سکے۔ نہ ظفر الملک اور جیمسن کے دیدار ہو سکے۔ البتہ چند شگفتہ جملوں میں ابن صفی کا رنگ نظر آیا ورنہ دور دور تک ابن صفی کا پتہ نہ تھا۔ بہر حال دھماکہ اس لئے قابلِ قدر ہے کہ وہ عام فارمولا فلموں سے ہٹ کر ہے۔ اور اس میں نئے چہروں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ جو اس کمرشل دور میں بڑی بات ہے۔

دو دیں بڑی بات ہے۔

ستارے:

شبنم۔ جاوید اقبال۔ رحمٰن۔ مولانا ہپی۔ نینی۔ تمنا
قربان جیلانی۔ نغمہ۔ لوسی۔ عرش منیر۔ اسریٰ
شائستہ قیصر

کہانی

شہر میں دھماکے اور قتل ہوتے ہیں تو ایک ڈظفر الملک کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کیس کا پتہ چلائے۔ کیونکہ ایک لڑکی دینا اور بدمعاش کے ایک شخص کا قتل ہو جاتا ہے اور انسپکٹر بخشی کی نگرانی بھی کی جاتی ہے دوسرے دینا ایک غیر ملکی سفارتخانے سے تعلق رکھتی تھی۔ چنانچہ ظفر الملک اپنے سیکریٹری جیمین کے ساتھ اس کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ انہیں پتہ چلتا ہے کہ ایک غیر ملکی باشندہ اسمگلروں کے ساتھ پاکستان میں داخل ہوا تھا۔ اسمگلر تو مارے گئے مگر وہ بچ گیا۔ اس شخص کو بلیک میلنگ کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ چنانچہ وہ پاکستان میں آکر لوگوں کو بلیک میل کرتا ہے چنانچہ بیگم صمدانی کو ایک نقاب پوش بلیک میل کرتا ہے۔ اس کو انجکشن لگا کر بے ہوش کر کے اس کے بھتیجے کے ساتھ تصویر کھینچ لیتا ہے۔ یہ کام وہ جمیل (قربان جیلانی) کے ذریعہ کرتا ہے جو خود اس کی بلیک میلنگ کا شکار ہے۔ جمیل کو نقاب پوش کے احکامات ایک پروفیسر کے ذریعہ ملتے ہیں جو بظاہر خود بھی بلیک میلنگ کا شکار ہے۔ ایک موقعہ پر ظفر الملک اور جیمین جمیل کو قابو میں کر لیتے ہیں۔ ظفر الملک اسے یہ کہکر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ ان کے لئے اطلاعات بہم پہونچائے۔ جمیل ان سے سارا راز اُگل دیتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ اصل سرغنہ کو کسی نے نہیں دیکھا بہرحال وہ اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بیگم صمدانی کی بھانجی صبیحہ (شبنم) اپنی سوتیلی ماں (تمنا) اور نانی (عرش منیر) کے ساتھ رہتی ہے۔ جمیل نقاب پوش کی ایماء پر صبیحہ پر غنڈوں کے ذریعہ حملہ کراتا ہے مگر ظفر الملک اسے بچا لیتا ہے۔ اس طرح دونوں میں تعارف ہو جاتا ہے۔ لڑائی میں صبیحہ کا لاکٹ گر جاتا ہے اور ظفر الملک اسے دینے کے لئے صبیحہ کے گھر جاتا ہے۔ جہاں وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے مگر صبیحہ اسے بچا لیتی ہے۔ دونوں کی ملاقاتیں کلچر سنٹر میں ہوتی ہیں جس کا مالک خاور زماں (رحمٰن) ہے۔ نقاب پوش جمیل کو صبیحہ سے تعلقات بڑھانے کے لئے کہتا ہے مگر جب وہ اسے بتاتا ہے کہ ظفر الملک میں صبیحہ زیادہ دلچسپی لے رہی ہے تو وہ اسے منع کر دیتا ہے۔ اور لوسی کو ظفر الملک کے پیچھے لگا دیتا ہے۔ لوسی ظفر الملک کے البم سے اس کی ایک لڑکی کے ساتھ کھینچی ہوئی تصویر چرا لیتی ہے پھر وہ تصویر صبیحہ تک پہونچا دی جاتی ہے تب دیکھ کر صبیحہ ظفر الملک سے بدظن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ محکمہ انہار کے انجنیئر صدیقی داڑھی نے نقاب پوش سے بلیک میل ہونے کی قیمت یہ طلب کی تھی کہ وہ ظفر الملک کو اس کے اور صبیحہ کے درمیان سے ہٹا دے۔ اس دوران جمیل ان لوگوں کو برابر رپورٹ دیتا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ صدیقی کے گھر میں ڈکٹوفون لگا کر ان کے درمیان ہونے والی تمام باتیں سنتے رہتے ہیں۔ پروفیسر خود بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ ظالم نقاب پوش نے اسے کوڑوں سے مارا ہے۔ نقاب پوش ایک مرتبہ کوڑوں سے جمیل کی بھی پٹائی کرتا ہے۔ اب کہانی کلائمکس کی طرف پہونچتی ہے۔ بیگم صمدانی نقاب پوش کے کہنے پر صبیحہ کو لیکر کیماڑی میں واقع صدیقی کے گھر پہونچتی ہے جہاں نقاب پوش اس کی صدیقی کے ساتھ ایک قابل اعتراض حالت میں تصویر کھینچنا چاہتا ہے۔ مگر وہاں ظفر الملک و جیمین پولیس کو لیکر پہونچ جاتے ہیں۔ اور صدیقی کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ مگر نقاب پوش فرار ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ مگر نقاب پوش پروفیسر کے بنگلے پر آکر غائب ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ پروفیسر سے دریافت کرتے ہیں کہ نقاب پوش کہاں ہے وہ لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ اسی وقت جیمین دھماکہ کرتا ہے۔ جس سے اپاہج پروفیسر اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ان سے لڑنے لگتا ہے۔ آخر میں جیمین اسے بے بس کر کے اس کی نقلی داڑھی اتارتا ہے تو وہ کلچر سنٹر کا مالک خاور زماں نکلتا ہے۔ جہاں تک کہانی کا تعلق ہے تو یہ ایک سیدھی سادی سی ایک بلیک میلر کی کہانی ہے۔ جس میں کئی خامیاں ہیں۔ اول تو خاور کو کہانی کے مطابق غیر ملکی ہونا چاہئے تھا۔ جو وہ نہیں تھا اور جب اس کو اتنا باثر اور باخبر بتایا گیا تھا تو وہ جمیل کی مخبری کے معاملے میں کیوں بے خبر رہا۔ اور جمیل نے پروفیسر کو ظفر الملک کے بارے میں کیوں نہیں بتایا جب کہ دونوں بظاہر ایک دوسرے کے ہمدرد نظر آتے ہیں۔ پھر یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ ایکسٹو کون ہے اور وہ کیوں ظفر الملک کو اس کی تفتیش پر مقرر کرتا ہے۔ جب کہ یہ معمولی کیس پولیس کا تھا ظفر الملک کو آخر میں ایکسٹو کو رپورٹ دیتے ہوئے بھی نہیں

بتایا گیا کہ اس نے مشن پورا کر دیا ہے۔

رقص و تدوین

مغربی رقص عام انداز کے ہیں صرف شائستہ تبصرہ کا رقص اچھا ہے جو فلم کی جان ہے۔ یہ کلاسیکل طرز کا ہے اور مغربی رقص کے ہنگاموں میں بڑی ریلیف دیتا ہے۔ تدوین اچھی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ایڈیٹر نے ان مناظر میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے کتنی کاوش کی ہوگی۔ پھر بھی کئی مناظر بہت سست موونگ (SLOW MOVING) ہیں اور کہانی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ ڈبنگ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ زبیر احمد نے فائٹ اچھی کمپوز کی ہے۔

اداکاری

ساری فلم پر بس ہپی یعنی شبنم اور مولانا ہپی چھائے ہوئے ہیں۔ رحمان نے اپنا مختصر رول اچھا نبھایا ہے۔ قربان جیلانی کو کوئی چانس نہیں مل سکا۔ نئے ہیرو کے اعتبار سے جاوید اقبال بہت اچھا رہا۔ اس کے تلفظ زیادہ تر غلط ہیں ڈائیلاگ ڈیلیوری بھی اتنی اچھی نہیں ہے البتہ فیس اچھا ہے اور آگے چل کر اچھا ہیرو ثابت ہو سکتا ہے۔ نینی اور لہری نے اپنے کردار محنت سے ادا کئے ہیں۔ تمنا اور عرش منیر بھی ٹھیک رہیں۔ مولانا ہپی نے جیمسن کا کردار نہایت خوبی سے ادا کیا ہے۔ ویسے بھی ظفر الملک کے لئے جاوید اقبال کا انتخاب صحیح نہیں تھا۔ کیونکہ ناول کے مطابق ظفر الملک ایک تنومند نوجوان ہے۔ یہ رول محمد علی پر خوب جچتا۔ نعیمہ کو رقص میں شامل کر کے ضائع کیا گیا ہے۔

منظر نامہ و مکالمے

فلم کا منظر نامہ ناقص ہے کئی جگہ کہانی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے علاوہ ازیں کرداروں کا تعارف اور کہانی کے واقعات پروفیسر کی زبانی لمبے لمبے مکالموں کے ذریعہ کرایا گیا ہے اس طرح تماشائی پہلے واقعہ سن لیتا ہے پھر اس کی تصویر دیکھتا ہے تو اس کی دلچسپی منظر سے ختم ہو جاتی ہے۔ جمیین کے مکالمے شگفتہ ہیں۔

موسیقی و نغمات

لعل محمد اقبال کی موسیقی اوسط سے اونچی ہے! انہوں نے دو گانوں کی دھنیں بڑی پیاری بنائی ہیں۔ ایک مینگ دے گانے کی اور دوسری حبیب ولی محمد کے گانے کی۔ ٹائیٹل میوزک اچھا ہے۔ جاسوسی فلموں میں بیک گراؤنڈ میوزک کی بڑی اہمیت ہوتی ہے دھماکہ میں سسپنس میوزک اتنا اچھا نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہیے تھا اسے زیادہ سے زیادہ اوسط درجہ کا کہا جا سکتا ہے

عکاسی و صدابندی

فلم میں عکاسی عمدہ ہے خصوصاً رات کے سین بہت اچھے فلمائے گئے ہیں۔ کیونکہ متعدد عکاسوں نے عکس بندی کی ہے اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ کونسے مناظر کس عکاس کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ ٹائیٹل کی عکاسی اور چند شاٹ بہت اچھے لیے گئے ہیں۔ شبنم کو حسین انداز سے ایکسپوز کیا گیا ہے۔ گانوں کی ریکارڈنگ عمدہ ہے مکالمے بھی صاف ہیں

ہدایت کاری

جاسوسی فلم کی تکنیک قطعی جدا ہوتی ہے ہمارے یہاں اب تک کوئی ہدایت کار اس ضمن میں پیدا نہیں ہو سکا ہے چنانچہ حسن طارق "قتل کے بعد" میں باقر رضوی "زندہ لاش" میں منور رشید "لو کھاتا کر" میں اور اب قمر زیدی "دھماکہ" میں تقریباً ناکام رہے ہیں۔

حرفِ آخر

دھماکہ کی خوبیوں میں اس کا عام فلموں سے مختلف ہونا شائستہ قیصر کا رقص، شبنم کی اداکاری جمیین کا کردار اور نیا چہرہ جاوید اقبال شامل ہیں فلم کو ایک مرتبہ دیکھا جا سکتا ہے